۵ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت (قسط:117)

با حیا بننے کا نُسخہ

◆ کیا جنّت میں بھی بازار ہوں گے؟ 3

◆ کارٹون والی چپل پہننا کیسا؟ 6

◆ تراویح کی رقم لینے کی جائز صورت 7

◆ نماز کے دوران غلط خیال آنا کیسا؟ 11

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

باحَیا بننے کا نُسخہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۱ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **مسلمان جب تک مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے وہ کم پڑھے یا زیادہ۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باحَیا بننے کا نُسخہ

سُوال: باحَیا بننے کا نُسخہ اِرشاد فرما دیجئے؟

جواب: حَیا ہر شخص میں ہوتی ہے، کسی میں کم ہوتی ہے اور کسی میں زِیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی غیر مسلم بھی ہو تو اس میں بھی کچھ نہ کچھ حَیا ضَرور ہوتی ہے، ورنہ کپڑے کیوں پہنتے!! حَیا ہے جبھی تو کپڑے پہنتے ہیں۔ البتّہ مسلمان کی حَیا کی اپنی ہی ایک شان ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حَیا کا تو کیا کہنا! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چار دیواری میں کپڑے تبدیل کرتے ہوئے بھی حَیا کے مارے سِمٹ جاتے تھے۔[3] ہمیں بھی اپنی حَیا کا معیار چیک کرنا چاہیے۔ ابھی تو بِالکل شریف بن کر حَیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، لیکن موقع بہ موقع ہماری حَیا کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ حدیثِ پاک میں ہے:

1. ...... یہ رِسالہ ۵ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ بمطابق 29 فروری 2020 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)
2. ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح و اذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲۔
3. ...... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/ ۱۶۰، حدیث: ۵۴۳۔

حَیا جتنی بھی ہو اچھی ہے۔[1] افسوس یہ ہے کہ ہماری ایک تعداد وہاں حیا نہیں کرتی جہاں حیا کرنی چاہیے اور وہاں حیا کرتی ہے جہاں حیا نہیں کرنی چاہیے۔ جہاں گناہ ہوتے ہیں وہاں حیا کرنی ہوتی ہے، اسی طرح بے پَردگی اور بدنگاہی میں حیا کرنی ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے، میرا کیا بنے گا!! حیا کا سب سے زیادہ حق یہی ہے کہ ہم اللہ پاک سے حیا کریں، مگر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم گناہ کے کاموں میں حیا نہیں کرتے۔ اس کے بَرعکس بعض اوقات جہاں نیکی کا کام ہوتا ہے وہاں مَعَاذَ اللہ ہمیں شرم آجاتی ہے، داڑھی رکھنی ہو تو شرم آتی ہے، عمامہ کیوں نہیں باندھا؟ نہیں یار شرم آتی ہے، زُلفیں رکھ لو! نہیں شرم آتی ہے، اچھا بھئی آج نیکی کی دَعوت آپ دینا! نہیں مجھے شرم آتی ہے۔ حالانکہ شرم وہاں کرنی چاہیے جو گناہ کا کام ہو، لیکن ہمیں وہاں شرم نہیں آتی۔ اپنا ذِہن بنائیے اور دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ "باحیا نوجوان" حاصل کرکے مُطالعہ کیجئے، حیا کے موضوع پر یہ بہترین اور منفرد رِسالہ ہے، اس میں حیا کے تعلق سے ایک جگہ پر جو مواد بیان کیا گیا ہے وہ شاید آپ کو کم رِسالوں میں ملے۔ یہ رِسالہ ضرور لیں، اسے پڑھیں اور بانٹیں، اِنْ شَآءَ اللہ حیا کا دور دورہ ہوگا۔

مسجد میں کتنی عمر کے بچے کو ساتھ لانا چاہیے؟

سُوال: مسجد میں کتنی عمر کے بچے کو ساتھ لانا چاہیے؟[2]

جواب: 10 یا 12 سال کے سمجھ دار بچّے کو مسجد میں لانا چاہیے اور ضرور لانا چاہیے، تاکہ اُس کا ذِہن بنے۔ اِس سے چھوٹے بچّوں کو مسجد میں لائیں گے تو وہ کبڈی کھیلیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے اپنے بچپن سے مسجد کا منہ دیکھا ہے، جبھی آج مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے بچپن سے عادت ڈالنی چاہیے مگر اِس بات کا دِھیان رہے کہ بچّہ سمجھدار ہو، مسجد کا تقدّس پامال نہ کرے، شور شَرابے سے بچے اور بے اَدَبی نہ کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی Custardy میں (یعنی اپنے ساتھ) رکھے۔ (مگر صف میں اپنے ساتھ کھڑا نہ کریں بلکہ بچوں کی صف میں کھڑا کریں) بعض اوقات بچّہ اُس وقت تک

---

1. مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان... الخ، ص ۴۶، حدیث: ۱۵۷۔
2. یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

سمجھ داری کا مُظاہرہ کرتا ہے جب تک اکیلا ہوتا ہے، جب دوسرا بچّہ مِل جاتا ہے تو سمجھ داری ختم ہو جاتی ہے اور دونوں مزاق مسخری میں لگ جاتے ہیں۔ رَمضان شریف میں بھی بچّوں کو مسجد لانے میں احتیاط کرنی ہوگی، کیونکہ بچّے عموماً نہ تراویح پڑھتے ہیں اور نہ ہی پڑھنے دیتے ہیں۔

علمِ دین کسے کہتے ہیں؟

سُوال: علمِ دین کسے کہتے ہیں؟ کیا صرف نماز روزے کا علم ہی علمِ دین ہے؟

جواب: علم کا مطلب ہے: جاننا، معلوم ہونا۔ نماز روزے کا علم بھی بے شک علمِ دین ہے، لیکن اس کے علاوہ بھی بہت ساری چیزیں علمِ دین میں داخل ہیں۔ علمِ دین میں بہت وُسعت ہے اور یہ اتنا زِیادہ ہے کہ سارا علم تو کوئی حاصل کر ہی نہیں سکتا۔ سب سے بڑی علم والی ذات اللہ پاک کی ہے جس کو کسی نے علم نہیں دیا، وہ اپنے آپ عالم ہے۔ پھر اُس کے دیئے سے اُس کی مخلوق میں حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر قیامت تک کے لئے سب سے بڑے عالمِ دین جناب رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ ہر نبی عالمِ دین ہوتا ہے اور اپنی اُمّت میں سب سے بڑا عالم وہی ہوتا ہے۔ اس وقت کے نبی میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بڑے عالم ہیں۔ یوں علمِ دین کی وُسعت اور گہرائی بہت زیادہ ہے، اس لئے جو جتنا زیادہ علمِ دین حاصل کر سکے اس کو کرنا چاہیے۔

کیا جنّت میں بھی بازار ہوں گے؟

سُوال: کیا جنّت میں بھی بازار ہوں گے؟ (مدنی رضا)

جواب: جی ہاں! جنّت میں بھی بازار ہوں گے[1] اور اِنْ شَآءَ اللہ حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صَدقے میں جنّت کے بازار میں بھی جائیں گے۔

قرآنِ پاک کو خوشبو لگانا کیسا؟

سُوال: کیا قرآنِ پاک کو خوشبو لگا سکتے ہیں؟ (محمد نعیم رضا عطاری)

---

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی سوق الجنۃ، ۴/ ۲۴۶، حدیث: ۲۵۵۸۔

جواب: اگر قرآنِ کریم کا نُسخہ ذاتی ہے تو ایسی خوشبو جس کے دھبّے نہ پڑیں اپنے ہاتھ پر لگا کر قرآنِ کریم پر تعظیم کی نیّت سے لگا سکتے ہیں۔ البتّہ اگر قرآنِ کریم کا نُسخہ کسی اور کا ہو تو پھر نہ لگائیں، کیونکہ ممکن ہے آپ جو خوشبو لگائیں اُس سے دوسرے کو اِلرجی ہو، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ خوشبو کا دھبّہ پڑ جائے۔ مسجد میں تلاوت کے لئے جو قرآنِ کریم کے نسخے رکھے ہوتے ہیں اُن پر بھی خوشبو نہ لگائیں۔

بے نمازی کا میّت کو کندھا دینا کیسا؟

سُوال: جو شخص نماز نہیں پڑھتا کیا وہ میّت کو کندھا دے سکتا ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! دے سکتا ہے۔ میّت کو کندھا دینے کے لئے تو وُضو بھی شرط نہیں ہے، جس کا وُضو نہ ہو وہ بھی میّت کو کندھا دے سکتا ہے۔

قبر پر مٹّی ڈالنے کا طریقہ

سُوال: قبر پر مٹّی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: قبر سے جو مٹّی نکلی ہے وہی دونوں ہاتھوں میں تین بار اُٹھا کر ڈالنی ہے۔ پہلی بار میں ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ﴾ دوسری بار میں ﴿وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ﴾ اور تیسری بار میں ﴿وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ [1] پڑھ کر مٹّی ڈالنی ہے۔ اگر یہ آیت یاد نہ ہو تو ویسے ہی تین مرتبہ دونوں ہاتھوں میں مٹّی لے کر ڈال دی جائے۔

ہاتھ جھاڑنے میں تالی کی آواز آنا کیسا؟

سُوال: جب دونوں ہاتھ جھاڑتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تالی بَج رہی ہے، اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

(رکنِ شوریٰ ابو الحسن حاجی محمد امین عطاری)

جواب: اصل میں یہاں تالی بَجانا مقصود نہیں ہوتا اور نہ ہی اِسے تالی کہا جاتا ہے، اِس لئے اگر آواز پیدا ہو جاتی ہے تو بندہ گناہ گار نہیں ہو گا اور نہ ہی ایسا کرنا منع ہے۔ جب ہاتھ جھاڑیں گے تو آواز تو پیدا ہو گی۔

---

1 ......پ١٦، طٰہٰ: ٥٥۔ الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص١٤١۔

شبِ معراج میں انبیا سے مُلاقات

سُوال: کیا معراج کی رات پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے مُلاقات ہوئی تھی؟

(محمد رضا۔Sidney،Australia)

جواب: جی ہاں! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کا شَرف حاصل کیا تھا۔(1)

مُعافی کب مانگنی چاہیے؟

سُوال: اگر قریبی رشتہ داروں میں غلط فہمی ہو جائے تو کیا اُن سے مُعافی مانگ سکتے ہیں؟

جواب: صُلح کر سکتے ہیں اور غلط فہمی دُور کر سکتے ہیں۔ البتّہ جس کا قُصور نہیں ہے اُسے حکم نہیں دیا جائے گا کہ مُعافی مانگو۔ اگر کوئی بڑے دِل کا آدمی ہے اور بولتا ہے کہ مجھے مُعاف کر دو تو یہ اچھا انداز ہے اور اس سے ترکیب بن جاتی ہے، لیکن اس میں بھی مَوقع محل دیکھنا ہو گا، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بِلا وجہ مُعافی مانگنے سے سامنے والے شیر ہو جائیں اور کہیں کہ ”غلطی تھی تو معافی مانگی نا، میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ ایسا ہے۔“ یوں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں، اس لئے مَوقع محل دیکھ کر ہی ترکیب ہونی چاہیے۔

سفرِ مدینہ بذریعہ سفینہ

سُوال: جب آپ نے بَحری جہاز سے حَرَمینِ شَریف کا سفر کیا تھا تو کہاں پہنچ کر اِحرام باندھا تھا؟

(مفتی علی اصغر عطاری کا سُوال)

جواب: بَحری جہاز کے ذریعے سفر کرنے کی صورت میں کراچی سے جدّہ کا سفر سات سے آٹھ دن کا ہوتا تھا۔ اُس وقت یہ تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ گھر سے اِحرام کی نیّت کر کے جائیں، جب میقات آنے والا ہوتا تھا تو بَحری جہاز میں اعلان ہوتا تھا۔ ہوائی جہاز میں بھی اب اعلان ہوتا ہے۔ جب میں نے بحری جہاز سے سفر کیا تھا اُس وقت میقات آنے کا اعلان غالباً رات کو ہوا تھا۔ لوگ پہلے سے تیار تھے کہ میقات قریب آرہا ہے۔ پاک و ہند والوں کے لئے یَلَمْلَم

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۸۶۔

نامی پہاڑی میقات ہے جو بہارِ شریعت کے مطابق جدّہ شریف سے تقریباً 70 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ جس وقت میقات آنے کا اعلان ہوا تو وہ منظر قابلِ دِید تھا، چاروں طرف لَبَّیْك کی صدائیں تھیں۔ اب تو ہمارے ہاں Steamer (یعنی سفینے) کا System (یعنی نظام) ہی ختم ہو گیا ہے۔ وہ بہت پیارا، رُوح پَرور اور رِقّت انگیز منظر تھا، اُس کو یاد کر کے آنکھیں نَم ہو رہی ہیں۔ اسی سفر میں یہ کلام بھی لکھا تھا:

خُوشا جُھومتا جارہا ہے سفینہ

پہنچ جائیں گے اِنْ شَآءَ الله مدینہ (وسائلِ بخشش)

کارٹون والی چپّل پہننا کیسا؟

سُوال: آج کل بچے کارٹون والی چپّل اور کارٹون والے کھلونے لینے کی ضِد کرتے ہیں، جبکہ ہم نے بڑوں سے سنا ہے کہ کارٹون والی کوئی چیز گھر میں نہیں رکھنی چاہیے، اس بارے میں شَرعی راہ نُمائی فرما دیجئے۔

جواب: جو کارٹون کسی ذِی روح یعنی جاندار مثلاً کسی ایسے زِندہ انسان یا جانور کی حِکایت کرے جو پایا جاتا ہو تو ایسا کارٹون ناجائز اور ممنوع ہے، کیونکہ وہ تصویر کے حکم میں ہے۔[1] رہا تصویر والے جوتوں کا معاملہ! تو جوتے میں جیسی بھی تصویر ہو، بھلے کسی انسان کی صحیح تصویر بھی ہو تب بھی اگر بچہ وہ جوتا پہنتا ہے تو کوئی ممانعت نہیں ہے، کیونکہ جوتا توہین کی جگہ ہے، اس پر موجود تصویر نہ رحمت کے فرشتوں کے لئے رکاوٹ ہے اور نہ ہی نماز میں اِس سے کوئی مسئلہ ہو گا۔[2] البتّہ جوتے پر جاندار کی تصویر بنانے والا گناہ گار ہے۔[3] جائز کھلونوں سے کھیلا جا سکتا ہے، لیکن انہیں توہین کی جگہ پر رکھا جائے۔ بعض لوگ کھلونوں کے لئے گھر میں شوکیس یا خانے بنواتے ہیں اور اُن میں ایسی تصاویر والے کھلونے رکھتے ہیں جو جاندار کی حکایت کر رہے ہوتے ہیں، اس پر وعید ہے اور ان کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔[4] البتّہ ایسے کھلونے اگر اِدھر اُدھر

---

1. ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب التصاویر، ۸/۲۶۶۔
2. ......بہار شریعت، ۱/۶۲۹، حصّہ:۳ ماخوذاً۔
3. ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب التصاویر، ۸/۲۶۶۔
4. ......بخاری، کتاب بدء الخلق، باب إذا قال أحدکم: آمین...الخ، ۲/۳۸۵، حدیث: ۳۲۲۵۔

پڑے ہوں، اور ٹھوکروں میں آرہے ہوں تو پھر ممانعت نہیں ہے۔

تصوّرِ مدینہ کب شروع ہوا تھا؟

سُوال: تصوّرِ مدینہ کب شروع ہوا تھا؟ (چھوٹے بچے کا سُوال)

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب دعوتِ اسلامی بنی تو اُس کے کچھ عَرصے بعد ہی تصوّرِ مدینہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ ککری گراونڈ میں دعوتِ اسلامی کا اجتماع ہوتا تھا اُس میں تصوُّرِ مدینہ شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد گُلزارِ حبیب میں بھی تصوّرِ مدینہ ہوا کرتا تھا، بلکہ شروع شروع میں ہر ہفتہ وار اجتماع میں تصوّرِ مدینہ ہوا کرتا تھا۔

تَراوِیح کی رَقم لینے کی جائز صورت

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَمضانُ المبارک کا مہینہ آنے والا ہے، بہت سارے حفّاظ تَراویح پڑھانے کی تیاری کر رہے ہوں گے، یہ ارشاد فرمایئے کہ تَراویح پڑھانے والوں کو کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: جن حُفّاظ نے تراویح پڑھانی ہے وہ آج کل تیاریاں کر رہے ہوں گے۔ جو حفّاظ سارا سال تِلاوت کرتے ہیں اُن کو اتنی ٹینشن نہیں ہوگی اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ سارا سال تلاوت کریں، نیز اتنا گیپ (Gap) نہ آنے دیں کہ قرآنِ کریم بھول جائیں۔ تَراویح اللہ پاک کی رضا کے لئے پڑھائیں۔ ایسا ذِہن نہیں ہونا چاہیے کہ بڑی مسجد ہو، نمازی زیادہ ہوں، پیسے زیادہ ملتے ہوں اور دودھ کے گلاس اور فالودے ملتے ہوں۔ مفت پڑھانے کے نام پر بھی بعض اوقات پیسے مِل جاتے ہیں، اس لئے دِل پر بھی غور کرنا ہو گا۔ پیسوں کے لئے تَراویح نہ پڑھائی جائے۔ اگر اُجرت کی کوئی شرط پائی جائے تب تو تَراویح پڑھانا جائز نہیں ہے۔[1] آج کل ایسا ہی ہوتا ہے کہ یا تو بول دیا جاتا ہے کہ اتنے دیں گے اور اتنے لیں گے، اس میں باقاعدہ Bargaining (یعنی سودا کرنے) کی صورت بھی ہوتی ہے، یا پھر اگر ایسا نہ ہو تو Understood ہوتا ہے کہ پیسے ملیں گے، اس کے لئے چندہ ہوتا ہے اور جو جمع ہو وہ حافِظ صاحب کی خِدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے، یہ دونوں صورتیں جائز نہیں ہیں، ان میں ثواب نہیں ملے گا، بلکہ پیسے دینے والا اور پیسے لینے والا دونوں پارٹیاں گناہ گار ہوں گی۔[2]

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۳۷ ماخوذاً۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۳۷ ماخوذاً۔

اِس لئے صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے تَراویح پڑھانے کی ترکیب کی جائے۔ البتّہ تَراویح میں پیسے لینے کی ایک جائز صورت موجود ہے جس میں ملنے والے پیسے تَراویح کی اُجرت نہیں ہوتے، وہ صورت یہ ہے کہ حافظ صاحب کو کہہ دیا جائے کہ مثلاً ہم آپ سے 8 بجے سے لے کر 11 بجے تک تین گھنٹے کا اجارہ کرتے ہیں اور آپ سے اُس وقت میں آپ کے منصب کے مطابق کوئی بھی جائز کام لیں گے، پھر اِس کی اُجرت طے کرلی جائے، اب رَوزانہ حافظ صاحب کی ان تین گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگادیں کہ وہ تراویح پڑھا دیا کریں۔[1] یہ نہ کہا جائے کہ ہم آپ کو خوش کر دیں گے، یا ہم اعلان کریں گے اور جو ملے گا وہ دے دیں گے، یہ صورتیں ناجائز ہیں۔ اس کے بجائے کوئی رقم Fix (یعنی مقرر) کی جائے کہ ہم اتنے پیسے آپ کو دیں گے اور حافظ صاحب بھی ہاں کر دیں۔ اب اگر بعد میں وہ لوگ اپنی مرضی سے زیادہ دے دیں تو وہ الگ بات ہے، لیکن زیادہ دینے کا اِشارہ یا آسرا نہ دیا جائے۔ اگر کسی کو پیسے لینے ہیں تو وہ بیان کردہ طریقے کے مطابق ہی لیں، آج کل جو غلط طریقہ رائج ہے وہ نہ اپنائیں، ورنہ گناہ گار ہوں گے۔

حیلہ شرعی پر آنے والے وَسْوَسے کا علاج

(اِس مَوقَع پر نگرانِ شوریٰ ابو حامد حاجی محمد عمران عطاری نے پوچھا:) سوشل میڈیا پر ایک طبقہ ہے جو ہماری ایسی باتوں کو لے کر بہت منفی پروپیگنڈا (Propaganda) کرتا ہے کہ جو جائز ہے وہ جائز ہے اور جو ناجائز ہے وہ ناجائز ہے، یہ کیسی صورت ہے کہ یوں جائز ہے اور یوں ناجائز ہے، یوں منع ہے اور یوں منع نہیں ہے۔ ایسے بھی بے باک لوگ موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم جائیں تو ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں ہوتا، لیکن اپنے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال ہی لیتے ہیں۔ ایسے طبقے کو آپ کیسے سمجھائیں گے؟

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **نے فرمایا:)** ایسے لوگوں کو اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ حکمِ شریعت عوام بیان نہیں کرتی، بلکہ علمائے کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بیان فرماتے ہیں اور وہ بھی اپنی طرف سے بیان نہیں کرتے، بلکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔ رہی بات یوں منع ہونے اور یوں منع نہ ہونے کی! تو مثال کے طور پر اگر آپ نے مرغی کا گوشت کھانا ہو اور آپ مرغی ذَبح کرتے وقت جان بوجھ کر بِسْمِ اللہ نہ پڑھیں تو مرغی حَرام ہو جائے گی، لیکن اگر

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۳۷ ماخوذاً۔

آپ بِسۡمِ اللہِ اَللہُ اَکۡبَر پڑھ کر مرغی ذَبح کریں گے تو وہ حلال ہو جائے گی، تو یوں حلال ہو گئی اور یوں حرام ہو گئی۔ اسی طرح غیر عورت کی طرف دیکھنے کی شریعت میں اجازت نہیں ہے، لیکن آپ نے قبول ہے والے الفاظ بولے تو نکاح ہو گیا اور اب دیکھنے کی اجازت ہو گئی، بعد میں آپ نے طلاق کہا تو طلاق ہو گئی اور پھر سے دیکھنے کی اجازت ختم ہو گئی، تو یوں اجازت ہو گئی اور یوں اجازت ختم ہو گئی۔ یوں ہی کوئی غیر مسلم ہے اور ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہنے کا حق دار ہے، لیکن اس کے دِل میں سوز پیدا ہوا اور اُس نے توبہ کر کے کلمہ پڑھ لیا تو دو منٹ کے اندر اندر وہ مسلمان ہو گیا اور جنّت کا حق دار بھی ہو گیا۔ بہر حال! تَراوِیح کی رقم لینے کی جو جائز صورت میں نے بیان کی ہے وہ اپنی طرف سے بیان نہیں کی، بلکہ علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام لکھ کر دُنیا سے جا چکے ہیں۔ کُتبِ فقہ میں کِتابُ الْحِیَل کا پورا باب موجود ہے جس میں مختلف چیزوں کے شرعی حیلے بیان کئے گئے ہیں۔ حیلہ کرنا جائز ہے[1] اور قرآنِ کریم سے ثابت بھی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بیوی صاحبہ جن کا نام رَحمت بی بی تھا اور وہ آپ کی بہت خدمت کیا کرتی تھیں، کسی موقع پر اُن کے متعلّق آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے قسم کھالی کہ تمہیں 100 لکڑیاں ماروں گا، بعد میں آپ نے سوچا کہ 100 لکڑیاں کیسے ماردوں؟ یہ تو میری خدمت گار ہے، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک طریقہ بتایا گیا اور وہ طریقہ قرآنِ کریم نے بھی بیان فرمایا ہے کہ آپ 100 تیلیوں کی جھاڑو لیں اور ماردیں، قسم پوری ہو جائے گی۔[2] علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام جو بیان فرمائیں وہ ہمیں آنکھ بند کر کے مان لینا چاہیے، اپنی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑانے چاہئیں، کیونکہ دِین کے معاملے میں جو اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے وہ ٹھوکر کھاتا ہے اور جہنّم میں جا گرتا ہے۔ سوشل میڈیا کے میرے پیارے پیارے اسلامی بھائی جو غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں مہربانی کر کے اپنی زبان اور قلم کو روک لیں، پہلے کسی سُلجھے ہوئے عالِمِ دین سے مشورہ کرلیں اُس کے بعد آگے بڑھیں۔ یہ سب میں آپ کی آخرت کی بھلائی کے لئے عرض کر رہا ہوں۔ ہم سب کو جنّت میں جانا ہے۔ جہنّم میں تو غیر مسلم جائیں گے، ہاں کچھ مسلمان بھی ابتداءً جہنّم میں جائیں گے، لیکن بِالآخر اُنہیں بھی جنّت میں بھیج دیا جائے گا۔[3]

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۵۲۔

2 ...... تفسیر بیضاوی، پ ۲۳، صٓ، تحت الآیۃ: ۴۴، ۵/ ۴۹۔

3 ...... مستدرک، کتاب التفسیر، باب تواضعہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/ ۶۲۱، حدیث: ۳۰۰۸۔

ہمیں جنّت میں جانا ہے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانا ہے، اس کے لئے اپنی کوشش جاری رکھیں، اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھیں اور جب تک کسی عاشقِ رسول عالمِ دین کی تائید نہ ہو اور 112 پرسنٹ پرفیکٹ معلومات نہ ہو، شریعت کے معاملے میں ایک بات تو کیا! آدھی بات بھی نہ کریں۔

عقل کو تنقید سے فُرصت نہیں عشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

بچّوں کے ساتھ نَرمی کیجئے

سُوال: کیا کھیلنے کُودنے والے چھوٹے بچّوں کو وَالدین کی خدمت کرنی چاہیے؟ (چھوٹے بچے کا سُوال)

جواب: چھوٹے بچّوں کو بھی وَالدین کی خدمت کرنی چاہیے، ابھی سے خدمت کریں گے تو بڑے ہو کر بھی کریں گے، نیز اِس سے ماں باپ کی دُعائیں ملیں گی اور وہ خوش بھی ہوں گے۔ البتّہ ماں باپ کو چاہیے کہ بچّے کی طاقت اور ہمّت کے مطابق خدمت لیں، اتنی خدمت نہ لیں کہ بچّے پر بوجھ پڑ جائے اور وہ تھک جائے۔ جب بچّہ خدمت کرے تو والدین کو چاہیے کہ اُس کی دِل جوئی اور حوصلہ اَفزائی کریں، دِل جوئی ثواب کا کام ہے اور حَوصلہ اَفزائی بچّے کی پگار ہے۔ دِل جوئی کا دُنیاوی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بچّہ زیادہ کام کرتا ہے اور خُوش دِلی کے ساتھ کرتا ہے۔ جب تک بچّے کی حوصلہ اَفزائی نہیں ہو گی وہ ترقّی نہیں کرے گا۔ اگر بچّے کو ٹوکتے رہیں گے اور تنقید کرتے رہیں گے تو وہ دل توڑ کر بیٹھ جائے گا۔ بچّہ کبھی بہت اچھا کام کرلے تو اُسے اِنعام بھی دینا چاہیے اور دُعائیں دینی چاہئیں، ایسا نہ ہو کہ ہر وقت بچّے کو کوستے اور پیٹتے رہیں، کیونکہ اگر قبولیت کی گھڑی ہوئی اور اُس کو بد دُعا لگ گئی تو رونا بھی آپ کو پڑے گا۔ جو والدین ہر وقت اپنے بچوں کو ڈانٹتے رہتے ہیں ان میں علم اور تربیت کی کمی ہوتی ہے۔ ماں، بچّوں کے ابو کا ذہن بنائے گی کہ ”تم نے اس کو سر پہ چڑھا کر رکھا ہے، تم اس کو کچھ بولتے نہیں ہو، اِسے مارتے نہیں ہو، اِس کی پٹائی کرو، باپ کا رُعب ہوتا ہے، سختی کرو۔“ اگر باپ ان باتوں میں آجائے تو اولاد آگے چل کر ایسی باغی ہوتی ہے کہ بڑے ہو کر ماں باپ کو اولڈ ہاؤس (Old House) کا راستہ دِکھاتی ہے۔ ماں باپ کی اپنی بھلائی اِسی میں ہے کہ نرمی کریں اور پیار کریں، ٹھیک ہے کہ ضرورتاً شریعت کی حد میں رہ کر سختی بھی کی جاسکتی ہے، لیکن بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ اور ٹوک ٹاک ٹھیک نہیں ہوتی، بلکہ نقصان دہ ہوتی ہے۔

دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کی نیّت

سُوال: دنیاوی تعلیم حاصل کرتے وقت دِل میں کیا نیّت ہونی چاہیے؟ (احمد رضا۔ شعبۂ تعلیم دعوتِ اسلامی)

جواب: سب سے پہلے تو دینی تعلیم یعنی فرض عُلوم حاصل کرے، جیسے اوّلاً اپنے عقائد معلوم ہوں، ضرورت کے مسائل معلوم ہوں، رمضان شریف آرہا ہے تو اُس کے مسائل معلوم ہوں، نماز فرض ہے تو نماز کے مسائل معلوم ہوں، نِکاح کرنا چاہتا ہے تو نِکاح کے ضروری مسائل معلوم ہوں، یوں ہی تجارت کرنا چاہتا ہے تو تِجارت کے مسائل معلوم ہوں۔ یہ سب فرض عُلوم ہیں۔[1] اگر فرض عُلوم سیکھ لئے ہیں، اس کے بعد کوئی چاہتا ہے کہ جائز دُنیاوی تعلیم حاصل کرے تو اس کے لئے اب نیّتوں کا محل (یعنی موقع) شروع ہو گا۔ فرض عُلوم حاصل کرنے سے پہلے دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے کی نیّتوں کا محل نہیں ہو سکتا۔ دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے میں یہ نیّت ہو سکتی ہے کہ مثلاً میں فُلاں فَن سیکھ لوں، تاکہ مجھے اچّھی اور جائز نوکری مِل جائے، اِس میں مجھے واجبی حلال تنخواہ مل جائے، تاکہ میں اپنے ماں باپ کی خدمت کر سکوں اور بال بچّوں کا پیٹ بھر سکوں۔

نماز کے دوران غلط خیال آنا کیسا؟

سُوال: نماز کے دوران جب غلط خیال آئے تو اُس سے کیسے نَجات پائی جائے؟ (سید مُغیثُ الحسنین گیلانی۔ پیر محل، پنجاب)

جواب: نماز کے دوران غلط خیال آجائے تو نماز توڑنے کی اجازت نہیں ہوتی، بلکہ اُس خیال سے توجّہ ہٹائی جائے، اس کی طرف ذِہن نہ لگایا جائے۔

❁❁❁

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مُعافی کب مانگنی چاہیے؟	5
باحیا بننے کا نسخہ	1	سفرِ مدینہ بذریعۂ سفینہ	5
مسجد میں کتنی عمر کے بچے کو ساتھ لانا چاہیے؟	2	کارٹون والی چپل پہننا کیسا؟	6
علمِ دین کسے کہتے ہیں؟	3	تصوّرِ مدینہ کب شروع ہوا تھا؟	7
کیا جنّت میں بھی بازار ہوں گے؟	3	تَراویح کی رَقم لینے کی جائز صورت	7
قرآن پاک کو خوشبو لگانا کیسا؟	3	حیلہ شرعی پر آنے والے وَسْوَسے کا علاج	8
بے نمازی کا میّت کو کندھا دینا کیسا؟	4	بچّوں کے ساتھ نَرمی کیجئے	10
قبر پر مٹّی ڈالنے کا طریقہ	4	دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کی نیّت	11
ہاتھ جھاڑنے میں تالی کی آواز آنا کیسا؟	4	نماز کے دوران غلط خیال آنا کیسا؟	11
شبِ معراج میں انبیا سے مُلاقات	5	❁❁❁	❁

ماخذ و مَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر بیضاوی	عبد اللہ بن عمر، ناصر الدین البیضاوی، ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مستدرک	محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ الحاکم النیسابوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ھیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی القاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الجوھرۃ النیرۃ	امام ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غوروفکر**“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَاللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ۔

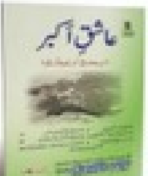

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net